مجمع البحرین

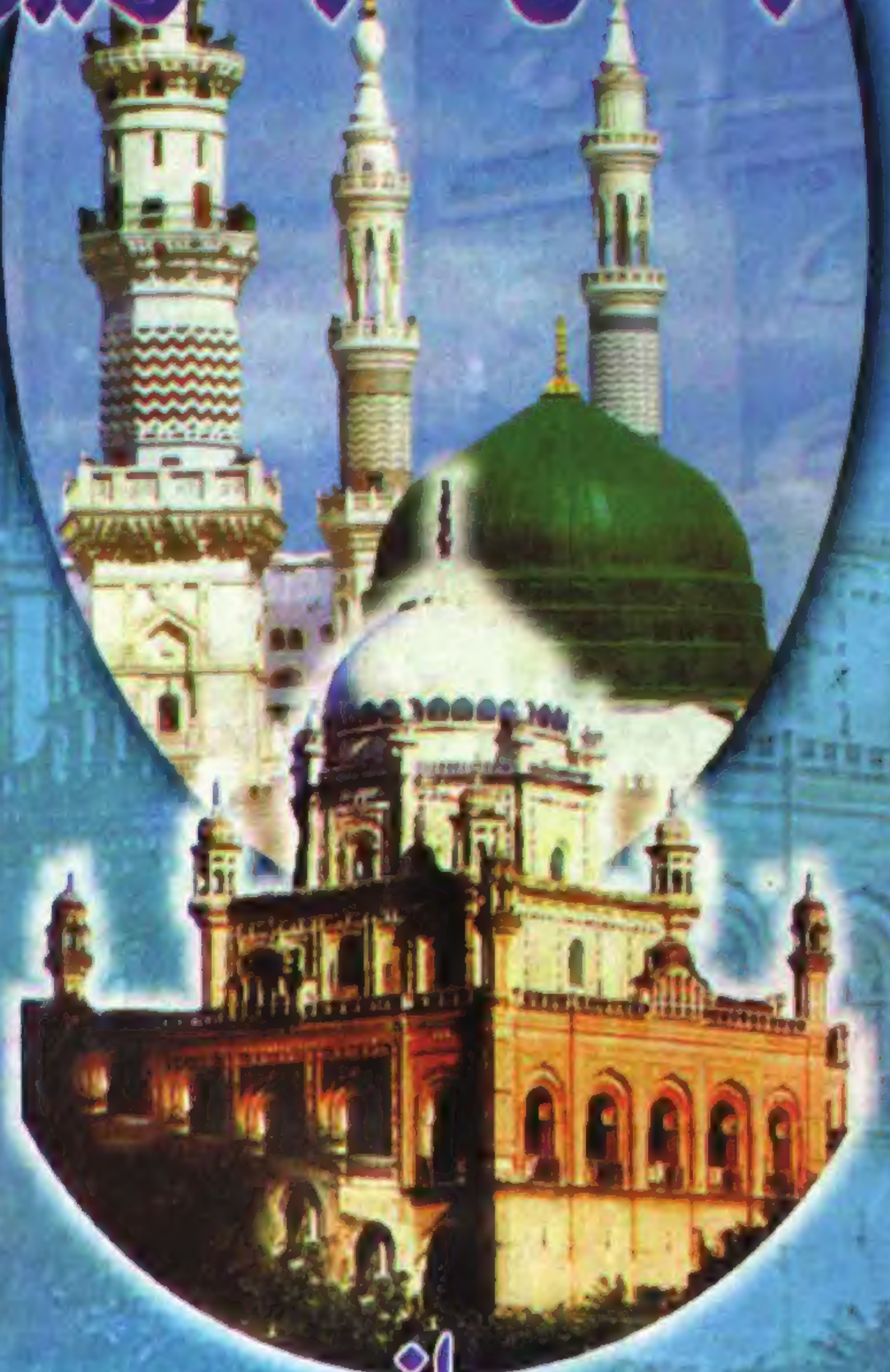

مؤلف: ڈاکٹر عبدالغنی پی ایچ ڈی

ادارہ حزب اللہ آستانہ عالیہ جلال پور شریف

باسمہ سبحانہ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

مجمع البحرین

خواجہ غریب نواز سید غلام حیدر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

خواجہ ابوالبرکات سید محمد فضل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اور

حضرت پیر سید برکات احمد شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

کے حالات طیبہ

مؤلف

ڈاکٹر عبدالغنی پی ایچ ڈی

marfat.com

یکے از مطبوعات آستانہ عالیہ جلالپور شریف

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ← مجمع البحرین

مؤلف ← ڈاکٹر عبدالغنی صاحب پی۔ایچ۔ڈی

اشاعت دوم ← جون 2002ء

زیر اہتمام ← ادارہ حزب اللہ آستانہ عالیہ جلالپور شریف

ناشر ← بزم حیدریہ، جامعہ حیدریہ فضل العلوم جلالپور شریف

کمپوزنگ ← شاکر آرٹس اینڈ کمپیوٹرز منڈی بہاؤالدین : راشد محمود راقم

پرنٹرز: ← پرنس شادی کارڈ سنٹر انارکلی یاسین پلازہ منڈی بہاؤالدین

ہدیہ ← -/35 روپے

ملنے کے پتے

دربار عالیہ جلالپور شریف (جہلم) فون: 0458:786001

جامعہ حیدریہ فضل العلوم جلالپور شریف

marfat.com

بسم اللہ تعالیٰ

فہرست مضامین

نمبر شمار	مقالہ	صفحہ نمبر
۱	عنوانِ بدیع	۴
۲	حرفِ اوّل	۵
۳	خواجۂ غریب نواز سید غلام حیدر شاہؒ	۶
۴	خواجہ غریب نوازؒ کا قطعۂ تاریخ	۲۳
۵	سیرت حضرتِ ابوالبرکات سید محمد فضل شاہؒ	۳۷
۶	حضرت ابوالبرکاتؒ کے وصال پر قطعہ	۵۷
۷	بیادِ حضرت ابوالبرکاتؒ نوّر اللہ مضجعہ	۶۰
۸	خواجہ فضل شاہ شیئاً للہ	۶۳
	(از حافظ نذر حسین شاد فاروقی)	
۹	حسنِ اختتام	۶۵

marfat.com

سوموار کی رات کو صلوٰۃ السعادت اور کبھی کبھی صلوٰۃ تسبیح بھی پڑھا کرتے بعد ازاں چند وظائف و تسبیح ہوتے اور مراقبہ فرماتے ۔ اور ختم خواجگانِ چشت پڑھتے اور بیعت فرماتے ۔ لنگر تیار ہو جاتا تو دعائے خیر اور اجازت تقسیم فرماتے ۔ خود حرم خانہ میں تشریف لے جاکر کھانا تناول فرماتے ۔ کچھ دیر کیلئے باہر آکر چارپائی پر آرام فرماتے اور سعادت مند پاؤں دابنے کا شرف حاصل کرتے ، ہر قسم کی گفتگو ہوتی جب رات کا تیسرا حصہ گزر جاتا تو نماز با جماعت ادا فرماتے ۔ اور ضروری اوراد پڑھ کر آرام فرماتے ۔ رات کا کافی حصہ باقی ہوتا تو حضور انور بیدار ہو کر نمازِ تہجد خواجگانِ چشت کے معمول کے مطابق ادا فرماتے اور پھر مصلے شریف پر بیٹھ کر تسبیح پر وردخوانی ہوتی رہتی ۔ سنگ مرمر کی ایک چوکور سِل تیمم کے لئے موجود رہتی تھی ۔ جمعہ کے روز غسل اور حجامت معمول تھا ۔

حضور کی وضع قطع درویشی تھی ۔ کلاہ چارترکی سر پر پہنتے ۔ سرما میں روئی کی گرم ٹوپی ہوتی تھی گرمی میں سفید ململ کا کرتہ اور لٹھے کا تہبند ، سرما میں باناتی کوٹ ہوتا اور پشمینے کا کابلی دھسہ دوش اقدس پر ململ کا دوپٹہ ہوتا تھا اور پاؤں میں جہلمی سادہ سا جوتا ۔ ۱۰ رمضان المبارک ۱۲۹۴ھ / ۱۸ ستمبر ۱۸۷۷ء کو صوفی نور عالم شمس پوری جہلمی حضور کی زیارت سے فیض یاب ہوئے وہ لکھتے ہیں :۔

جمالی دیدم از گفتن بردں بود	مپرس از ما تو کیفیت کہ چوں بود
کلاہی بود بر سر ترک چارش	خطِ حمرای و سرخ اندر کنارش
بلورین بد تنش اندر لبس کافور	چو شجرِ طور بُد نورٌ علی نور

سبحان اللہ ! سبحان اللہ ! ! !

وصول الی الحق اور عرفانِ الٰہی کے مدارجِ علیا طے کرنے کی خاطر زندگی کو ایک اہم ترین اور انتہا درجہ کا مقدس فریضہ سمجھ کر آپ اپنے اوقاتِ عزیز گزار رہے تھے ۔ حسرت تھی کہ اللہ تعالیٰ پوتے عنایت فرمائیں ۔ ۴ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ / ۳ نومبر ۱۸۹۴ کو آپکے فرزند سید مظفر علی شاہ کے گھر سید محمد فضل شاہ کی ولادت ہوئی ۔ حضرت قبلۂ عالم نہایت مسرور ہوئے ۔ ۲۵ شعبان ۱۳۱۴ھ / ۲۹ جنوری ۱۸۹۶ کو ان کے چھوٹے بھائی سید مہر شاہ پیدا ہوئے ۔ یہ دونوں پوتے آپ کو بڑے عزیز تھے اور آپ

marfat.com

کی دعاؤں سے بڑے بلند اقبال ہوتے۔ زندگی اس طرح ایک خوش رفتار دریا کی طرح رواں تھی کہ آپ کے فرزند عزیز سید محمد قائم الدین شاہ جو حسنِ ظاہری کے لحاظ سے یوسف ثانی اور صفات باطنی کے اعتبار سے مثیل عیسٰی تھے۔ ۲۱ رجب ۱۳۱۶ھ / ۲۵ نومبر ۱۸۹۸ء کو ۲۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ شادی ہوئے ابھی دو سال ہوئے تھے۔ اس سانحۂ ہوش رُبا اور حادثۂ روح فرسا کی آپ کو خبر ملی تو تسبیح ہاتھ سے گر پڑی مگر فوراً سنبھل گئے۔ تین مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال فرمایا اور سر سجدے میں جھکا دیا۔

صفر ۱۳۲۵ھ / مارچ اپریل ۱۹۰۷ء میں جلال پور شریف میں طاعون کی وبا پھیلی۔ اس کا ذکر اس لئے ضروری ہے کہ اس سے آپ کے کوہ وقار فقر کی عظمت نگاہوں کے سامنے آتی ہے دوسرے مآخذ کے علاوہ راقم السطور نے وہ خطوط بھی پڑھے ہیں جو صاحبزادہ سید محمد فضل شاہ صاحب نے ان ایام میں اپنے استاد گرامی مولانا عبدالرحیم ساکن کڑی شریف کو لکھے اور ان میں اس وبا کا حال بھی درج فرمایا۔ روزانہ تعداد اموات چالیس تک پہنچ گئی۔ ہوا سخت متعفن تھی۔ لوگ گھروں کو چھوڑ گئے اور قرب وجوار کی آبادی ویران ہو گئی۔ خیر خواہانِ سرکار نے رائے دی کہ آپ بھی باہر باغ میں تشریف لے جائیں مگر آپ توکلاً علی اللہ صبر و تحمل اور تسلیم و رضا اختیار کر کے مع جمیع متعلقین اپنے مکان ہی پر رونق افروز رہے۔ ایک روز حفظانِ صحت کے خیال سے صاحبزادہ صاحب نے گھروں میں گوگل کا دھواں دیا۔ آپ کو بو آئی تو آپ نے فرمایا۔ دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں یا تو گوگل سلگا لو اور توکل چھوڑ دو یا توکل اختیار کرو اور گوگل چھوڑ دو۔ متعفن گلیوں والے مریض آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ ان پر سے کپڑا ہٹا کر دم ڈالتے اور شفقت آمیز کلمات اور دعائے خیر سے تسکین دیتے۔ صاحبزادہ صاحب نے عرض کیا باشندگان گرد و نواح سے کہہ دیا جائے کہ طاعون کی شدت کے زمانہ میں اپنے اپنے گھروں میں بیٹھیں اور یہاں نہ آئیں۔ آپ نے فرمایا میں کیونکر منع کر سکتا ہوں۔ وہ رنج و مصیبت میں میرے پاس پناہ

marfat.com